Zaheer Ambalvi

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ گجر قوم کی تاریخ کا دامن اتنا وسیع ہے کہ ان کی تاریخ کے کسی بھی پہلو پر جتنا لکھا جائے تشنگی برقرار رہتی ہے خواہ اس کا تعلق ان کی عظیم سلطنت سے ہو یا بدو باش، حملہ آوروں سے مقابلے ہوں یا جنگ آزادی 1857 میں دلیری وشجاعت کی داستانیں یا گوجری زبان کی تاریخ وقدامت، غرض اس قوم کی تاریخ کے فروغ وابلاغ کا حق کما حقہ ادا نہیں کیا جا سکا ہے۔ تاریخ ہند اور اقوام ہند کے تذکروں میں گجر قوم کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے اور اس کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے کہ اس قوم کی تاریخ نہایت شاندار ہے۔ گجر قوم سے متعلق بہت کچھ لکھا گیا اور لکھا جاتا رہے گا، ہم نے اپنے اس مختصر سے کتابچہ میں کوشش کی ہے کہ ایک منفرد موضوع اور انداز سے تاریخی حوالہ جات کو جمع کیا ہے جو یقیناً شائقین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ ہم اس موقع پر رانا علی حسن چوہانؒ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں کا نزول فرمائے وہ نہ صرف گجر قوم بلکہ تاریخ ہند واقوام ہند پر سند کی حیثیت رکھتے تھے جنہوں نے اپنا ذمہ دارانہ کردار بخوبی نبھایا اور تعصب وگھٹن زدہ ماحول میں علم وتحقیق کی روشنی پھیلائی۔ اس کے ساتھ ہی ان تمام مؤرخین ومصنفین کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے تواریخ راجپوت میں ہٹ دھرمی کی بجائے حقائق کو تسلیم کیا اور حق بات بیان کرنے میں کسی پس وپیش سے کام نہ لیا۔

ظہیر انبالوی

فروری 2025

Zaheer Ambalvi

گُرجَرا، گُرجر، گُوجر، گُجر ایک ہی قوم کا نام ہے

اس خطہ کا ابتدائی نام سوراشٹر تھا بعد میں جب گُرجر یا گجر قبیلہ نے
یہاں حکومت قائم کرلی تو اس قبیلہ کے باعث یہ گجرات مشہور ہو گیا۔

تاریخ راجپوتاں، راجا عارف منہاس، صفحہ 45 ,(1980)

ریاست گواجار یا گوجر
ورمن خاندان کے بعد قنوج پر راجا گاجار یا گاجور نے قبضہ کر کے خاندان گواجار کی بنیاد رکھی
اس خاندان کے راجا ناگ بھٹ ثانی نے بنگال کے راجا دھرم پال پر حملہ کیا تھا لیکن شکست کھائی
تھی اور قنوج تک چھن گیا تھا مگر دوبارہ گوجر قبیلہ نے قنوج کو فتح کر لیا۔

تاریخ راجپوتاں، راجا عارف منہاس، صفحہ 43,(1980)

یہی لفظ گرجن سنسکرت میں آئندہ گُرجر (گوجر) کی حیثیت سے استعمال میں آیا۔

تاریخ راجپوت، راؤ مظفر حسین، صفحہ، 128,(1981)

گجر بھی ہندوستان کے قدیم قبائل میں سے ہیں۔
تاریخ میں انہیں گجر، گوجر، گرجا کے نام سے پکارا گیا ہے۔

پوٹھوہار نامہ، پروفیسر راجا امجد منہاس، صفحہ 166,(2017)

گوجر:
گجر، گرجر، گرجارا، گرجی، وغیرہ

میؤ اور اقوام عالم، امرت خاں، صفحہ 188,(2001)

درحقیقت گوجر، گجر، گرجارا یا گرجرا ایک ہی لفظ ہے

اقوام پنجاب، انجم سلطان شہباز، صفحہ 292 (1997)

سورج بنس میں ایک اقبال مند راجہ گورجر نامی گزرا ہے۔

اس راجہ کی اولاد بڑ گورجر کہلائی اور جس ملک پر راجہ گورجر

اور اس کی اولاد حکومت کرتے رہے وہ ملک گورجر دیش کہلایا جو بعد میں گجرات کہلانے لگا۔

تذکرہ سلہریا راجپوت، راجہ سرور حسین سلہریا، صفحہ، 282-283

ہیون سانگ (۶۲۹ توں ۶۳۵) چینی سیاح دے "سفر نامہ ہند" اچ ایہہ الفاظ ملدے نہیں؛

چینی	سنسکرت	پنجابی
کیوجولو	گوجر	گجر

پنجابی ادب وچ چکوال دا حصہ، عابد منہاس، صفحہ 30 (اپریل-2009)

گُجروں کی حکمرانی

گوجر اور بیس خاندان:

ہُونوں کے قبیلہ کا اپنے ملک سے قبضہ ختم ہو جانے پر شمالی بھارت کا ایک بڑا حصہ گوجروں اور بیس خاندان کے قبضے میں رہا۔ ان کا قبضہ راجستھان کے شیخاواٹی علاقہ اور بیکانیر راج کے کچھ حصے پر بھی تھا۔ مگر اس کی کوئی خاص حدود نہیں لکھی گئی۔ بیس خاندان کے راجہ ہرش وردھن (۶۰۷-۶۰۶) میں ہوئے۔ وہ بہت قابل اور لائق راجہ تھے۔ گپت خاندان کی شہرت اور اچھائی کی وجہ بھی ہرش وردھن کا حکومتی بندوبست اور نظام تھا۔ ہرشوردھن کے زمانہ میں ملک بہت مضبوط تھا اور بڑے حصہ پر اس کا قبضہ تھا۔ مگر شمالی بھارت کے کچھ ملک اس کے قبضہ میں نہ تھے۔ کشمیر سے پنجاب تک کا ملک، سندھ اور گجرات اور راجپوتانہ کے ملک اس کے قبضہ میں نہیں تھے۔ چینی سیاح ہینسانگ نے گوجر، باگڑہ، بیراٹھ اور متھرا کے علاقہ کے بابت لکھا ہے۔ اس کے لکھنے کے مطابق اس میں راجستھان کا کافی حصہ آتا ہے۔ پرانے وقت میں شیخاواٹی علاقہ گوجر راجہ کے قبضہ میں تھا۔

(گجر) گوجر خاندان:

ان راجپوت خاندانوں میں گیہلوٹ، چوہان، چندیل، گاڑھوال[1]، راسٹوکوٹ[2]، سولنکی، تنور، گجر، پرتیہار اور پرمار خاص تھے۔ چھٹی صدی میں ایک گوجر ہریش چند نے گوجر ملک میں ایک چھوٹا سا راج قائم کیا۔ جہاں اس کی بارہ پیڑھیاں راج کرتی رہی۔ ہریش چند کے لڑکے (خاندان والے) اپنے آپ کو پرتیہار ذات سے کہتے تھے یا پریہار ذات کے راجپوت مانے جاتے تھے۔ ہریش چند کے خاندان میں آگے چل کر نربھٹ پھر ناگ بھٹ راجہ ہوا جو ۸۳۳۔ ۸۰۰ تک راج پر رہا۔ اس خاندان کا سب سے طاقتور راجہ بھوج گزرا ہے۔ گوجر لوگ اپنے آپ کو لکشمن خاندان یا (لکشمن وسنی[3]) مانتے ہیں۔ لکشمن رام کے خاندان کی طرح تھے۔ یہ بھی مانتے ہیں کہ ہریش چند کسی راجہ پر تیہار تھا۔ جس سبب سے اس خاندان کو پرتیہار کا نام دیا گیا۔ غزنی کے حملہ کے وقت کنوج[4] پر گوجر پرتیہاروں کا قبضہ تھا ۱۰۱۹ میں راجپال یہاں کا راجہ تھا۔

چوہان خاندان:

چوہان خاندان بھی پرتیہاروں کی طرح تھے اور گوجر نام سے شیخاواٹی اور اس کے آس پاس کے علاقہ میں حکومت کرتے تھے۔ ہرش ناتھ کے مندر کی لکھی دستاویزوں بکرمی سن ۹۷۶ سے پتہ چلتا ہے کہ اس علاقہ پر چوہانوں کا قبضہ تھا۔

تاریخ قوم قائم خانی، محبوب علی خاں، صفحات 26,27,28,30 (مارچ-2002)

چاورا یا چورا[5]:

یہ قوم کسی وقت نامور تھی اب رائے نام ہے۔ سورج بنسی راجپوت کہلاتے ہیں۔ مگر تاریخوں سے راجپوت ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ غالباً سیتھیا نسل سے ہیں۔ بعض انہیں شیوا جی کی اولاد بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے یہ پرماروں کی نسل شاخ ہیں۔ ۷۴۶ء میں ہنسراج چاوڑا نے انہلواڑا بسایا۔ ٹاڈ نے اس کا نام راجہ دیو لکھا ہے۔ جس پر ۹۶۰ تک چاوڑے راج کرتے رہے۔ چند مؤرخوں نے انہیں گوجر تسلیم کیا ہے۔

راجپوت گوتیں، چودھری محمد افضل خاں، صفحہ 198 (1938)

1 گڑھوال 2 راشٹراکوٹ 3 ونش 4 قنوج 5 چاوڑا یا چھاوڑی

ریاست گواجاریا گوجر:

ورمن خاندان کے قنوج پر راجا گاجاریا گاجور نے قبضہ کر کے خاندان گواجار کی بنیاد رکھی تھی۔

اس خاندان کے راجا ناگ بھٹ ثانی نے بنگال کے راجا دھرم پال پر حملہ کیا تھا مگر شکست کھائی تھی اور قنوج تک چھین لیا تھا مگر دوبارہ گوجر قبیلہ نے قنوج کو فتح کر لیا۔ اس خاندان کا معروف راجا بھوج تھا جس نے قنوج دوبارہ حاصل کیا تھا اور کئی دوسرے علاقے بھی فتح کئے تھے۔

یہ خاندان قنوج پر ۹۱۰ تک حکمران رہا۔ مہیندرپال، بھوج ثانی اور ماہی پال اس خاندان کے معروف حکمران تھے۔ اس خاندان کا خاتمہ گجرات اور مالوہ کے راجا اندر سوئم نے کیا تھا مگر ۹۴۰ میں راجا اندر سے پرتیہار خاندان نے قنوج چھین لیا۔ ۹۹۶ میں راجیہ پال نے محمود کی اطاعت قبول کر لی تھی جس کے باعث چنڈیل خاندان کے راجا گنڈا نے راجیہ پال کو قتل کر دیا تھا۔ جب محمود کو علم ہوا تو اس نے گنڈا چنڈیل کو شکست دے کر قنوج راجیہ کے بیٹے ترلوچن پال کے حوالے کر دیا۔

۱۰۹۰ میں پرتیہار خاندان کا گڑھوال یا راٹھور راجپوتوں نے خاتمہ کر دیا۔ راٹھور قبیلہ بنارس اور آجدّھیا[1] پر بھی حکمران تھا۔ اس خاندان کا آخری حکمران جے چند راٹھور تھا جس نے ۱۱۹۳ میں محمود سے شکست کھائی تھی۔

تاریخ راجپوتاں، راجا عارف منہاس، صفحہ 44-43 (1980)

گجرات:

اس خطہ کا ابتدائی نام سوراشٹر تھا مگر بعد میں جب گُرجر یا گُجر قبیلہ نے یہاں حکومت قائم کر لی تو اس قبیلہ کے باعث یہ گجرات مشہور ہو گیا۔ یہ خطہ بڑا سرسبز و شاداب تھا اس لئے ہر قبیلہ نے اس کو اپنے تصرّف میں لانے کی کوشش کی۔ گوجر قبیلہ کے ایک شخص بھتیارک[2] نے سوراشٹر کو فتح کر کے ولبھی کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ یہ خاندان ۷۶۶ تک گجرات پر حکمران رہا۔ اس خاندان کو چالوکیہ قبیلہ نے ختم کیا۔ چالوکیہ کے بعد بگھیلے راجپوتوں کے ماتحت چلا گیا انہوں نے گجرات کے ساتھ انہلواڑہ کو بھی فتح کر لیا تھا۔ اس قبیلہ کا آخری راجا کرن دیو تھا جس کو ۱۳۰۴ میں علاؤالدین خلجی نے شکست دی تھی۔

تاریخ راجپوتاں، راجا عارف منہاس، صفحہ 46-45 (1980)

1 ایودھیا 2 بھٹارک

گوجر خان:

تاریخی اعتبار سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اس شہر کو "گورجر" قوم نے آباد کیا تھا جو بعد میں گوجر کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ قوم قنوج سے اس خطے کی زرخیزی، پانی کی فراوانی، شاندار آب وہوا اور زمین کی ہمواری کو دیکھتے ہوئے یہاں آئی تھی۔ ان گورجروں نے کاشتکاری کا پیشہ اپنا اور یہیں آباد ہو گئے۔

تاریخ گوجر خان، عہد قدیم سے قیام پاکستان تک، اکرام الحق راجہ، صفحہ 29-28 (مئی-1994)

انہوں نے دوسری صدی ۲۴۲ قبل از مسیح میں وسط ایشا چین کے شمال مغربی علاقے گنسہ سے کوچ کر کے تقریباً دو لاکھ کی تعداد میں مغربی دروں کے راستہ برصغیر پاک وہند میں داخل[1] ہو کر پنجاب پر اپنا تسلط جمالیا تھا۔ ان گورجروں نے پنجاب کے مختلف علاقوں میں شہر آباد کئے جن میں گوجر خان، گوجرہ، گجرات، گوجرانوالہ اور کاٹھیاواڑ ہندوستان کا گجرات قابل ذکر ہیں۔

تاریخ گوجر خان، عہد قدیم سے قیام پاکستان تک، اکرام الحق راجہ، صفحہ 72 (مئی-1994)

گوجر اور راٹھور:

راجپوتوں[2] کے مختلف گروہوں میں سے یہ بھی طاقتور نسل تھی۔ یہ لوگ کاٹھیاواڑ کے جنوبی علاقوں میں پھیل گئے۔ کچھ پنجاب میں آ گئے مگر بعد میں مغلوں نے پنجاب میں ان کی طاقت کو دبا دیا۔ خاص کر اورنگزیب سے راجپوتوں اور مرہٹوں کی لڑائیاں مشہور ہیں جو کہ اورنگزیب کی حکومت اور مغلوں کی حکومت کے زوال کا سبب بنیں۔ جنوب مغرب کے علاقوں میں بھین مال اور بھڑوچ گوجروں کے صدر مقام تھے اور دسویں صدی کے شروع میں انہی کا ایک خاندان انھلواڑے[3] میں (جسے اب پاٹن کہتے ہیں) حکمران تھے اور غالباً ۹۴۱ میں اسی خاندان کے راجہ سے مول راج نے حکومت چھین لی اور چالوکیہ خاندان کی بنیاد ڈالی۔ مگر یہ چالوکیہ بھی گوجروں ہی کی شاخ سمجھے جاتے تھے۔

تاریخ راجپوتاں، محمد آصف ساہو راجپوت، صفحہ 86-85 (جولائی-2009)

1 گجروں کو بیرونی حملہ آور بتلائے جانے کا نظریہ خالصتاً انگریزی مؤرخین کی اختراع ہے۔ 2 کوئی گجر خود کو راجپوت نہیں کہتا۔ 3 انہلواڑا

لیکن گوجروں کی حکومت کو سب سے زیادہ فروغ مالوے کے علاقے میں حاصل ہوا۔

بعض علمائے تاریخ کا قول ہے کہ ۷۸۳ میں مالوے کا رئیس راجہ اسی سے تھا۔ اس کا پایہ تخت اُجین تھا اور راجہ بھوج جس کی دولت اور شان وشوکت کے قصے مشہور ہیں اسی ہنس راجہ کا پوتا تھا۔ مگر بھوج نے شمالی علاقوں میں فتوحات حاصل کیں تو اُجین کو چھوڑ کر اپنا صدر مقام بھی قنوج شہر کو بنالیا اور نویں صدی میں دور دور تک اس کی سلطنت پھیلی۔

تاریخ راجپوتاں، محمد آصف ساہو راجپوت، صفحہ 86-85 (جولائی-2009)

جس زمانے میں قنوج کے گوجر حاکموں کا تخت الٹا تو اسی طرف ایک اور سردار انگ پال دہلی کی طرف آیا اور ۱۰۴۰ میں اس نے یہاں لال کوٹ کا قلعہ بنایا۔ جس کے کھنڈرات پرانی دہلی میں موجود ہیں۔ انگ پال، راجہ بھوج کے خاندان کا آدمی تھا۔ جو اپنی قنوج کی سلطنت چھن جانے کے بعد دلی چلا گیا۔

تاریخ راجپوتاں، محمد آصف ساہو راجپوت، صفحہ 87 (جولائی-2009)

گجروں سے متعلق یہ بھی روایت ہے کہ یہ پہلے پہل گجرات میں آباد ہوئے اور اسی مناسبت سے یہ نام پڑا بعد ازاں اس قبیلے کے افراد ہندوستان کے مختلف خطوں میں پھیل گئے اور انڈو پاک کے تقریباً ہر خطے میں موجود ہیں اور علاقائی مناسبت سے مختلف زبانیں بولتے ہیں۔

تاریخ راجپوت، ظفر جھنڈیر، ارشاد علی، ایم اکبر رانا، صفحہ 58 (مارچ-1993)

ضلع گجرات کی نامور اقوام کے تاریخی گزٹ میں مرزا احمد[1] بیگ صاحب یوں رقمطراز ہیں کہ اس ضلع کے تمام گوجروں یعنی چوہان، کالس، کھٹانہ، تنور، بھٹی اور نون وغیرہ کے آباؤاجداد کسی نہ کسی ریاست کے حکمران تھے۔

تاریخ نون راجپوت، رانا رب نواز نون، صفحہ 10 (اپریل-1986)

1 غالباً مرزا اعظم بیگ کی کتاب تاریخ گجرات کی طرف اشارہ ہے۔

تورمان:

لّلی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا تورمان اوبھنڈ پور کا بادشاہ بنا۔

اس زمانے میں ٹکا دیس (ڈسکہ) کا راجہ الکھن تھا جو گرجر (گجر) تھا۔

راجہ بھیم پال:

اوبھنڈ پور کا تیسرا ہندو راجپوت بادشاہ راجہ بھیم پال تھا جو گندھارا اور پنجاب کا بادشاہ تھا۔ اس زمانے میں قنوج کے گرجر (گجر) پرتی ہارا، راجہ مہی پال (912-944) نے ہندو راجپوت سلطنت پر حملہ کیا۔

لوہ کوٹ سے لاہور تک، راؤ جاوید اقبال، صفحہ 19-18, (مارچ 2002)

یہ قوم شمالی مغربی ہندوستان میں اکثریت کے ساتھ موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے قدیم گوجر بیرونی[1] آباد گار تھے اور ہنوں کے ساتھ انکا قریبی اور خونی رشتہ تھا۔ انہوں نے راجپوتانے میں ایک وسیع سلطنت قائم کرلی۔ جس کا دارالحکومت کوہ آبو کے شمال مغرب میں پچاس میل کے فاصلے ہر بھلمال یا سریمال تھا۔

جو گجر وادیٔ سندھ میں قیام پذیر ہیں وہ سوراشٹر (گجرات کاٹھیاواڑ) میں آباد ہوگئے اور قدیم باشندوں آہیروں کو مطیع کرلیا۔ گجروں کا اقتدار کوہستان نمک سے ارولی، پربت اور چنبل تک پھیل گیا۔ سندھ، پنجاب اور جمنا شمالی راجپوتانہ، گنگا دوآب کا نصف مغربی علاقہ ان کے زیر اقتدار آگیا۔

قدیم تاریخ میں گوجر اقوام کی فتوحات اور کارناموں کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔

گجر قوم کے جن بادشاہوں کا ذکر انگریزی تاریخوں میں ہے انہیں انگریز گوجرا اور عربوں نے انہیں جُزر لکھا ہے۔

اقوام پنجاب، انجم سلطان شہباز، صفحہ293-292 (1997)

1 گجر بیرونی حملہ آور نہیں بلکہ ہندوستان کی مقامی قوم ہے۔ بیرونی حملہ آور یا آباد گار محض انگریز کی اختراع ہے۔

راجپوت لفظ کی ابتدا اور اس کا معنی

اس زمانہ تک "راجپوت" لفظ مستعمل نہ تھا۔ بلکہ راجپوت کی جگہ منوجی کا تجویز کردہ لفظ کھشتری استعمال ہوتا تھا۔ لیکن گیارہویں صدی عیسوی میں جب ہندوستان میں مسلمان داخل ہوئے تو انہوں نے کھشتریوں کو راجپوت کہنا شروع کیا اور اس وقت سے یہ راجپوت کہلانے لگے۔(ملاحظہ ہو راجستھان اتہاس جلد اول)

راجپوت گوتیں، چودھری محمد افضل خاں، صفحہ 13 (1938)

ساتویں صدی عیسوی میں ہیونگ تسانگ نے راجپوت کا کلمہ استعمال نہیں کیا۔ عرب حملوں کے زمانے (آٹھویں سے گیارویں صدی عیسوی) کے حوالے سے بدھ پرکاش لکھتا ہے کہ لفظ کشتری کم دیکھنے میں آتا ہے اور راجپوت کی اصطلاح عام نہیں ہوئی تھی۔

تاریخ احمدیت (راجپوتاں) کا ٹھگڑھ، رانا عبدالرزاق خاں کاٹھگڑھی، صفحہ 25 (2023)

راجپوت کا مطلب کیا؟ اس عنوان سے ماہنامہ "پیام راجپوت" میں اشتہار ہے جس میں تحریر ہے "راجپوت کسی دین و مذہب کا نام نہیں بلکہ ایک تاریخ ساز کردار سے عبارت ہے۔ جو آریہ نسل کے پیشہ ور فوجیوں، کھتریوں نے ہندوپاک دھرم اور بدھ مت کے تین ہزار سالہ دورِ اقتدار میں ہندو تہذیب و تمدن کی ارتقائی منزلیں طے کرتے ہوئے تعمیر کیا مگر ساتویں صدی عیسوی میں جب برہمنیّت اور بدھاازم کی باہمی طویل کشمکش کے نتیجے میں ہندو تہذیب رُو بہ انحطاط ہوئی تو یہ پیشہ ور فوجی بھی اپنی اپنی ریاستوں اور راجواڑوں میں خود مختار بن بیٹھے اور راجہ کہلائے تب ان راجاؤں کی اولاد نے اپنا انفرادی تشخص قائم کرنے کے لئے بطور شناخت خود کو راجپوت (راجہ کا پوت) کہلوایا۔

یہاں کے مؤرخین نے ہر راجپوت کو آریہ بناڈالا۔ جس نے حکومت کی اس کی اولاد رجپوت بن گئی راجپوت کسی ایک نسل کا نام نہیں۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ یہ ایک صفاتی نام ہے

تاریخ چوہان راجپوت، ابویوسف محمد منیر چوٹیا چوہان، صفحہ 54,9 (1999)

چنانچہ اسی عام فہم تشریح پر اہل اسلام نے اپنے فارسی الفاظ میں کشتریوں کو
"راجپوت" یعنی "راجاؤں کے بیٹے" کے نام سے منسوب کر کے "راجپوت" شبد ایجاد
کر دیا۔ گویا راجپوت لفظ کی ابتدا مسلمانوں کے وقت میں ہوئی۔

راجپوت ونشاولی، لال چند دُھنتا، صفحہ29 (1954)

اس لفظ کے معنی راجا کا بیٹا ہے۔ ہندو اہل قلم لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مسلمانوں کی ایجاد ہے۔
کم از کم ان کی بدولت ہر عام وخاص کی زبان پر ہوا۔ سنسکرت میں راج پتر کہا جاتا ہے۔

تاریخ راجپوتاں، محمد آصف ساہو راجپوت، صفحہ 80 (2009)

کھتری قوم کا پہلے کھشتری نام تھا۔ لیکن اس کا قدیم ترین نام کھتری تھا۔ اور اب راجپوت
کہلاتی ہے۔ راجا لفظ انہوں نے بھی استعمال کیا جو کسی خاندان کے لئے مخصوص نہیں تھا
بلکہ جو شخص خواہ کسی بھی خاندان یا نسل سے ہوتا تھا، ایک مخصوص علاقے کا حکمران
بن جاتا تھا، اسے راجا ہی کہتے تھے۔
یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ نسلی اعتبار سے لازمی طور پر کھتریوں میں سے ہو۔
کھتری جب کمزور پڑ گئے۔ مسلمانوں کے حملے بھی شروع ہو گئے۔ اس سے پہلے برہمنوں نے
انہیں کمزور کر دیا تھا۔ ان کا کھتری ہونے کا احساس تفاخر ماند پڑتا گیا تو انہوں نے راجپوت کہلانا
شروع کر دیا۔ جس کا محض یہ مطلب تھا کہ وہ راج کرنے والوں (حکمرانوں) کی اولاد ہیں۔
شاہ ازدے ہیں۔ اب بھی ہم جو خود کو راجپوت کہتے ہیں تو انہی معنوں میں۔ ہندو راج پاٹ
پانچ ہزار سالوں سے جن کے پاس رہا۔ ہم ان کے "پوت" ہیں بیٹے ہیں۔

تاریخ نارمہ راجپوت، راجا اسلم نارمہ، صفحہ27 (2013)

راجپوتوں کی کل شاخوں میں سے دس خاندان سورج کی اولاد ہیں جو "سورج بنسی" کہلاتے ہیں
اور دس خاندان چاند کی اولاد ہیں "چندر بنسی" کہلاتے تھے لیکن راجہ چاند کی چھٹی پشت میں پیدا ہونے
والے راجہ یادو یا (جادو) کی شہرت کے باعث مذکورہ "چند بنسی" خاندان "جادو بنسی" کے نام سے مشہور
ہوا۔ (ان کے علاوہ چار شاخیں اگنی کل کی ہیں جو آدتی زوجہ کیشپ کی اولاد سے نکلیں ہیں) باقی بارہ خاندان
"رشی بنس" کہلاتے ہیں جو کہ رشیوں کی اولاد ہیں جو ہندوستان میں آئے اور بوجہ حکومت راجپوت کہلائے۔
بعض قدیم ہندی نسلوں (بھیل، گونڈ) وغیرہ کو سیاسی اقتدار حاصل ہوا تو وہ خود بخود کشتری یا راجپوت
بن گئیں مثال کے طور پر وسط ہند کے چنڈیل راجپوت گونڈ نسل سے اور قنوج کے گڑھوال راٹھور اور
بندھیلے بھیل نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنوب میں دو قدیمی خاندان آندھرا اور راشٹر کوٹا ہندومت کی
سرپرستی کے باعث راجپوت قرار دیئے گئے۔ بعض راجپوت قدیم زمانہ کے اصل کشتریوں کی اولاد ہیں۔

راجگان میوات، پروفیسر خانزادہ امان اللہ نوشہروی، صفحہ 30 (2013)

تاریخ ہند کے تمام ماہرین کا اس بات پر کلی اتفاق ہے کہ لفظ راجپوت قدامت کے حوالے سے
مقابلتاً نیا لفظ ہے۔ قدیم ہند کی تمام مذہبی، سماجی کتب اور رزمیہ کہانیوں میں اس لفظ کا سرے سے
کوئی ذکر نہیں ہے۔ راجپوت کے لغوی معنی ہیں راجہ کا بیٹا، تقریباً تیرہ سو برس سے یہ لفظ کسی واحد
شخص کی بجائے ایک پوری قوم اور برادری کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ تاریخوں میں اس لفظ کا استعمال
مسلمانوں کی ہندوستان آمد سے کچھ عرصہ قبل سے ہی نظر آرہا ہے۔

میو راجپوت، سردار عظیم اللہ خاں میو، صفحہ 144 (2010)

لفظ راجپوت کے معنی راجہ کا بیٹا ہے۔ اور راجکمار، راجپوت اور راج کنور وغیرہ الفاظ سب ہم معنی ہیں۔
اس میں شک نہیں کہ آٹھویں صدی سے پہلے تاریخوں کے اندر راجپوت لفظ کا اطلاق قوم یا ذات کی
حیثیت میں نہیں پایا جاتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود راجپوت لفظ کا استعمال سنسکرت کی قومی کتابوں میں ہزاروں
سال پرانا چلا آتا ہے۔ واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجپوت لفظ قوم یا ذات کے معنوں میں مسلمانوں
بادشاہوں کے زمانے میں اختیار کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ کھشتری کہلانے والوں کے بہت سے ایسے قبیلے ابھی
تک راجاؤں کی اولاد ہونے کے باوجود راجپوت نہیں کہلواتے حالانکہ حسب ونسب کی رو سے وہ راجپوت ہیں۔

تاریخ راجپوت، راؤ مظفر حسین، صفحہ 40-39 (1981)

راجپوت سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راجہ کے بیٹے کے ہیں۔ یہ لفظ راج پتر سے نکلا ہے۔
راجپوت ہندوؤں کے جنگجو اشراف کا طبقہ ہے۔ یہ طبقہ چھٹی اور ساتویں صدی عیسویں میں شمالی اور
وسط ہند میں ظہور پذیر ہوا۔

تاریخ گوجر خان، اکرام الحق راجہ، صفحہ 69 (1994)

ہری ہار، چالوکیہ، ہرماز اور چوہان۔ ان سے راجپوتوں کے چار مشہور خاندان چلے جن کو اگنی کل
راجپوت کہتے ہیں۔ اس سے پہلے چھتریوں کے صرف تین خاندان ہی مشہور تھے یعنی سورج بنسی
چندر بنسی اور یادوہ۔ اب ان میں ایک چوتھا خاندان اگنی کل بھی شامل ہو گیا ان چاروں خاندانوں کی
اولاد کو اب راجپوت کہتے ہیں۔

تاریخ راجپوت، ظفر جھنڈیر، صفحہ 53 (1993)

ابتدا میں ان کو چھتری بعد میں کھشتری کہا جاتا تھا۔ یہی کھشتری راجا بنتے تھے اور ان کی اولاد کو
راج پوت یعنی راجاؤں کی اولاد کہا جاتا تھا۔ اگرچہ رِگ وید میں راجا یا راجپوت کا ذکر نہیں مگر لفظ
چھتری اور راجن موجود ہیں۔

تاریخ راجپوتاں، راجا عارف منہاس، صفحہ 15 (1980)

لفظ راجپوت۔ راج پتر یا راجن پتر سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی راجہ کا پوت یا راجہ کا بیٹا۔
قدیم سنسکرت میں لفظ راج پتر ملتا ہے۔ ابتدا میں ان کو چھتری اور بعد میں کھشتری کہا جاتا تھا۔
یہی کھشتری راجہ بنتے تھے اور ان کی اولاد کو راج پوت یعنی راجاؤں کی اولاد کہا جاتا ہے۔ اگرچہ
رگ وید (ہندوؤں) کی مذہبی کتاب میں راجہ یا راجپوت کا ذکر[1] ہے مگر لفظ چھتری اور راجن موجود ہے۔

تاریخ تاؤنی راجپوت، رانا اسد اقبال، صفحہ 1

1 یہاں "نہیں" کتابت کی غلطی کی وجہ سے رہ گیا ہے۔

رہس ڈیوڈز نے بھی تحریر کیا ہے کہ اجتماعی معاشرتی میں راجپوت بالاتر حیثیت کے مالک ہیں نہ کہ برہمن انہوں نے لفظ راجپوت کا استعمال جس سے کہ اب قبیلہ یا ذات جانی جاتی ہے مسلم فتوحات سے پہلے بھی کیا ہے اور جب مسلمان آئے تو انہوں نے بہتر خصوصیات کے حامل اس بالاتر قبیلہ کے لئے لفظ راجپوت ہی بطور خصوصی جاری کیا۔

تذکرہ سلہریا راجپوت، راجہ سرور حسین سلہریا، صفحہ 33

ویدک ادب میں راجہ پتر کی اصطلاح لغوی مفہوم میں استعمال ہوئی ہے۔ اس کے بعد اس کا زیادہ وسیع اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ بعد میں راجہ پتر کی صورت راج پُت اور پھر راجپوت ہو گئی (ای ڈی میکلگن) ابتدا میں ان کو چھتری اور بعد میں کھشتری کہا جاتا تھا۔ یہی کھشتری راجہ بنتے تھے اور ان کی اولاد کو راجپوت یعنی راجاؤں کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ابٹسن اس یقین کے حامل نظر آتے ہیں کہ قدیم یا نسبتاً حالیہ ادوار میں کسی بھی ذات کے قبیلے نے ایک وسیع خطے پر حاکمیت حاصل کی تو اسے راجپوت کہا جانے لگا۔

کانگڑہ اور ہوشیار پور کے سنگم میں بسنے والے مسلمان راجپوت، ڈاکٹر محمد ابراہیم سلطانی، صفحہ 140-139 (2015)

قدیم ہند میں مختلف صوبہ جات اور ریاستوں کے چھوٹے چھوٹے سردار یا حکمران اپنے اپنے حلقۂ اقتدار میں راجہ کہلائے۔ یہ لفظ راجپوت یعنی راجہ کا لڑکا یا پوتر ہوا۔ (لفظ راج پوت گجراتی لفظ ہے یا مارواڑی) جس کے لغوی معنی بقول "منوجی" چھتری ہے۔

تھکیال راجپوت 'تاریخ کے آئینے میں، نذیر احمد خان عسکری، صفحہ 36

۳۶ شاہی خاندانوں کا کنبہ ہزاروں برسوں تک ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اپنی حکومت قائم کرتے رہے ان باعظمت راجاؤں کی اولاد نے راجپوت کا خطاب اختیار کیا

طور راجپوت کا تاریخی پس منظر، مسعود احمد طور، صفحہ 35 (2007)

آریا کھشتری النسل لوگوں میں سے ہی کوئی معتبر شخص اپنے علاقے کا حکمران بنایا جاتا۔ یہ حکمران بادشاہ کہلانے کی بجائے راجا کہلاتا۔ اس راجا (حکمران) کی اولاد راجپوت کہلاتی۔

پوٹھوہار نامہ، پروفیسر راجا امجد منہاس، صفحہ 143 (2017)

راجپوت کے معنی راجہ کا بیٹا ہے۔

تاریخ نون راجپوت، رانا رب نواز نون، صفحہ 4 (1986)

اس لفظ کے معنی راجہ کا بیٹا ہیں

کارنامہ راجپوتاں، نجم الغنی رامپوری، صفحہ 6

لفظ راجپوت ہندی زبان کے لفظ راجن اور پوت سے مرکب ہے
جس کے معنے ہیں راجا کے پوت یعنی وہ لوگ جن کے آباؤاجداد راج پاٹ کا کام کیا کرتے تھے

تاریخ کرالا راجپوت، شہزادہ آزاد سمبڑیالوی، صفحہ 31

تاریخ کی مشہور مثال شمالی ہند میں آباد میؤ، گوجر، جاٹ، مینے وغیرہ جن کے بیشتر قبائل نے کوہ آبو میں برہمنوں کے ذریعے ہون کنڈ پر شدھی ہو کر ہندو دھرم قبول کیا بدھ دھرم چھوڑا۔ راجپوت کے نام سے الگ قوم کی حیثیت اختیار کر لی۔

میؤ اور اقوام عالم، امرت خاں، صفحہ 91 (2001)